ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

قران میں غیر مسلموں کیساتھ تعلقات کا تجزیاتی جائزہ

AN ANALYSIS OF RELATIONSHIP WITH NON-MUSLIMS ACCORDING TO QURAN

[1] Dr. Souaad Muhammad Abbas

Abstract:

This article explores the Quranic perspective on the relationship between Muslims and non-Muslims, analyzing the various verses that address interfaith interactions. The Quran, while emphasizing the importance of faith in Islam, also provides guidance on maintaining peaceful coexistence, mutual respect, and justice in dealings with non-Muslims. Through a thematic analysis, the study categorizes the Quranic verses into key areas such as tolerance, respect, social cooperation, and religious freedom. The paper examines the context of these verses, discussing both the historical circumstances of revelation and the broader moral principles intended for timeless application. It also addresses common misconceptions and misinterpretations about the Quranic stance on non-Muslims, focusing on the balance between faith preservation and promoting harmonious interfaith relations. Ultimately, this analysis aims to offer a deeper understanding of how the Quran encourages Muslims to engage with non-Muslims in a way that is rooted in ethical conduct and mutual benefit.

Keywords: Quran, non-Muslims, interfaith relations, tolerance, justice, respect, religious freedom, social cooperation, ethical conduct, Islamic teachings**.**

دینِ اسلام اور انتہا پسندی:

اہلِ مغرب اسلام کے خلاف یہ بھی پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کا دین ہے اور یہ دوسروں کا وجود تسلیم نہیں کرتا ۔جبکہ اسلام تو دینِ اعتدال ہے اور ہر قسم کی "مذہبی انتہاء پسندی“ یا” “ غُلوفِی الدین”۔سے سختی سے روکتا ہے۔تاریخی اعتبار سے جائزہ لیا جائے تو علم ہوتا ہے کہ اسلام کی پہلی ریاست ریاستِ مدینہ (pluralistic society) کی خوبصورت مثال تھی جس میں صرف مسلمان ہی آباد نہ تھے بلکہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد آباد تھے اور تمام افرادِ معاشرہ کو مسلمانوں کی طرح انسانی حقوق حاصل تھے ۔اسلام صرف دین کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کو اعتدال کا حکم دیتا ہے ۔اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں سے تعلقات میں بھی اعتدال پسندی کی تعلیمات دی گئی ہیں۔

اسلام دین اعتدال:

اسلام مذہبی رواداری اعتدال اور عدم تشدد کا حامل دنیا کا واحد دین ہے جس نے ہمیشہ نہ صرف یہود و نصاری کے ساتھ بلکہ مجوس و مشرکین کے ساتھ بھی رواداری کا سلوک کیا ہے ۔ لیکن آج مغرب کے یہود و نصاریٰ اسلام پر بنیاد پرستی ، تشدد اور انتہاء پسندی کے الزامات چسپاں کر رہے ہیں۔حالانکہ قرآن وحدیث میں ہر قسم کی“ مذہبی انتہاء پسندی” یا“ غُلوفِی الدین” سے سختی سے روکا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ غَيْرَ ٱلْحَقِّ﴾[2]

ترجمہ: (اے پیغمبر ﷺ) فرمادیجئے! اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو ۔

---

[1] Dr. Souaad Muhammad Abbas, Assistant Professor, Department of Quran and Tafseer, Faculty of Arabic and Islamic Studies AIOU,Islamabad
Email: souaad.muhammad@aiou.edu.pk

[2] سورۃ المائدہ:۵،۷۷

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ریاست مدینہ اور غیر مسلموں کیساتھ تعلقات:

"Pluralistic Society" اسلامی ریاست ایک تھی جس میں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ آباد تھے۔اس میں مکہ و مدینہ کے مسلمان اور مدینہ کے یہود کے علاوہ فارسی(ایران) سے حضرت سلمان فارسی اور حبشہ سے حضرت بلال حبشی آباد تھے۔اسی مذہبی معاہدے کے بارے میں ڈاکٹر حافظ محمد ثانی نے یوں تبصرہ کیا ہے:

"یہ معاہدہ مذہبی رواداری اور فراخدلی کی ایک مثال ہے جس پر دنیا فخر کر سکتی ہے۔موجودہ دور کی اقوام متحدہ بھی فریقین میں اس سے بہتر اور رواداری پر مبنی معاہدہ نہیں کر اسکی"۔

اسی تاریخ ساز معاہدہ کی بدولت غیر مسلموں اور مختلف افراد وا قوام کے حقوق و فرائض اور مذہبی آزادی اور اتحادویگانگت کا اصول وضع ہو ا۔چنانچہ یہود مدینہ اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو اتحاد و یگانگت پر مبنی اسی تاریخی معاہدے سے مندرجہ ذیل حقوق مراعات ہوئی:

ان یھود بنی عوف امۃ مع المومنین للیھود دینھم و للمسلمین دینھم موالیھم وانفسھم »۔

ترجمہ: بنی عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ سیاسی وحدت تسلیم کیے جا تے ہیں۔یہودیوں کو ان کا دین اور مسلمانوں کو ان کا دین۔

یہ معاہدہ آنحضورﷺ کی سیاسی بصیرت اور مذہبی رواداری و فراخدلی کی روشن مثال ہے۔نبی ﷺ نے ایک مثالی فلاحی ریاست قائم کی جس میں ہر فرد کو بلا تفریق مذہب وملت،عقیدہ وعمل کے مکمل آزادی حاصل تھی۔اسلام کی پہلی ریاست ایک (Pluralism) کا قابل تقلید نمونہ تھی اور اسلام (Pluralistic) سوسائٹی کا زبردست حامی ہے۔حضور اکرمﷺ نے پہلی اسلامی ملٹی نیشنل ریاست کے لئے ایسا اسلامی آئین وضع کیاکہ تمام قومیتوں اور مذاہب کے لوگ ایک سیاسی وحدت میں مکمل آزادی کے ساتھ رہتے تھے۔جس ریاست اور قانون سازی کی آج کے جدید زمانہ میں اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اسلام نے اس کا عملی نمونہ آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے پیش کیا۔جس کا اعتراف مغربی مستشرقین بھی کر تے ہیں۔کیرن ارم اسٹرانگ نے معاہدہ کے بارے لکھا ہے:

"A treaty was drawn up which, by a stroke of good fortune, has been preserved in the early sources so we see the blue print of the first Islamic community."۔

یعنی اسلامی ریاست کا یہ پہلا دستور Pluralism کا ایک خوبصورت نمونہ تھا۔

اسلام میں غیر مسلموں سے تعلقات کی اجازت اور اس کی حدود اور نوعیت:

اسلام کی تعلیمات کسی مخصوص ،قوم ،قبیلے یا علاقے کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ اسلام آفاقی تعلیمات کا حامل ہے اور اس کا خطاب تمام انسانیت کے لئے ہے۔

بعض افراد جو اسلامی تعلیمات کی روح سے واقف نہیں ہو تے۔اپنے سطحی مطالعے کی بنیاد پر یہ دعوی کر تے ہیں کہ اسلام غیر مسلموں سے ہر قسم کے تعلقات قائم کرنے کے خلاف ہے۔لیکن اگر اس سلسلے میں تمام اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھا جائے تو بات واضح ہو تی ہے کہ اسلام تعلقات و مراسم سے منع نہیں کر تا بلکہ صورتحال کے مطابق اصول و ضوابط قائم کر تاہے۔غیر مسلموں سے تعلقات قائم کر نے کے لیے چار چیزوں کو مدنظررکھناہوگا۔نوعیت کے اعتبار سے تعلقات کے لیے چار اصطلاحات ہیں »۔

(1 موالات (2 مواسات (3 مدارات (٤ معاملات

موالات:

قلبی دوستی کے ہیں یہ صرف مومنین کے ساتھ خاص ہےکافروں کسی حال میں بھی جائز نہیں کیونکہ اہم ملی رازوں میں اعتماد کرنا اور قلبی تعلقات بڑھانا شریعت محمدیﷺ میں اس سے سختی سے منع کیاگیاہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

- ﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾[3]

ترجمہ: مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں مومنوں کے علاوہ ۔

مواسات:

اس سے مراد ہمدردی، خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں۔ یہ صرف ان غیر مسلموں کے لیے جائز ہے جو مسلمانوں سے برسرپیکار نہ ہوں اور نہ ہی مسلمانوں کے خلاف نظریاتی و جغرافیائی مزاحمت میں شامل اقوام کے حلیف ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ ﴾[4]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے (دوست بنانے) سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں لڑائی نہیں کرتے۔

اصول مدارات:

اس کے معانی خوش اخلاقی اور مہمان نوازی کے ہیں ۔ یہ سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ نبی ﷺ نے جتنے بھی غزوات لڑے اسی اصول کو پیش نظر رکھا ۔ جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کا معاملہ ہو یا مزاحم قوتوں کے بہیمانہ رویے کا سابقہ ۔ فتح مکہ رمضان ۸ ہجری کو اپنے بدترین دشمنوں کفار مکہ پر کامل اقتدار و اختیار حاصل کر لیا تھا۔

معاملات:

تیسرا درجہ معاملات کا ہے ان سے تجارت کرنا یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کرنا یہ بھی تمام غیر مسلموں سے جائز ہے بجز اس حالت کے کہ ان معاملات سے تمام مسلمانوں کو نقصان کا اندیشہ ہو۔ آج جدید زمانے میں غیر مسلم خصوصاً اہل یورپ سائنس اور ٹیکنالوجی میں عصر حاضر کے مسلمانوں سے بہت آگے ہیں لہذا ان سے تعلیمی بنیادوں پر تعاون کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مثال غزوہٗ بدر کے غیر مسلم پڑھے لکھے قیدیوں کو حضور اکرم ﷺ نے مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کی شرط پر آزادی کا پروانہ جاری کیا تھا ۔معاملات میں کاروبار اور تجارت میں غیر مسلموں سے لین دین کی مثالیں آنحضور ﷺ کی سیرت پاک سے بھی ملتی ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے:

«اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ»[5]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے طعام خریدا تھا اور اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھی تھی۔

تعلقات قائم کرنے سے ممانعت کے دلائل:

وہ غیر مسلم جو اسلام کے خلاف نظریاتی یا جغرافیائی سطح پر برسرپیکار رہیں اسلام ان کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ اس بارے میں قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر آیات موجود ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾[6]

ترجمہ: مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور مددگار نہ بنائیں۔

اس میں تعلقات کی قسم موالات سے منع کیا گیا ہے کہ مسلمان ان غیر مسلموں سے قلبی دوستی اختیار نہ کریں۔ یعنی دوست بنانے میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر ترجیح نہ دیں۔

---

[3] سوۃ آل عمران: ۳م

[4] سورۃ الممتحنہ: ۶۰م

[5] مسلم، رقم:

[6] سورۃ آل عمران: ۳م

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۤءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾[7]

ترجمہ: اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ۔اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہے۔ یقینا اللہ ظالموں کو اپنی راہنمائی سے محروم رکھتا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۤءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴾[8]

ترجمہ: اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ ، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالی کو صاف حجت قائم کر لو؟۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَاۤىِٕرَةٌ ﴾[9]

ترجمہ: آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی حادثہ ہم پر آ پڑے۔

اس آیت کریمہ میں منافقوں کی ایک علامت بتائی ہے کہ یہ لوگ اسلام کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن ذرا سے مشکل حالات میں کافروں کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کے بظاہر کمزور گروہ میں رہنے سے ان کے مال وجان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

سورۃ آل عمران میں یوں ارشاد ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ ﴾[10]

ترجمہ: اے لوگو، جو ایمان لائے ہو اپنی جماعت کے علاوہ کسی دوسرے کو رازدان نہ بناؤ۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں میں Personal معاملات میں غیر مسلموں کو رازدان بنانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے

امام رازیؒ کی رائے ہے:

« ان یتخذوا من الکفار والیھود واھل الاھواء دخلاء ولجاوایفاوضونھم فی الاراء الیھم امورھم »[11]

ترجمہ: اللہ تعالی نے مسلمانوں کو غیر مسلموں کی طرف میلان سے سختی سے ڈانٹا ہے کہ وہ کفار اور یہود اور خواہش پرستوں کو اپنی اراء اور مشوروں میں دخیل بنائیں اور اپنے امور ان کے سپرد کریں۔

غیر مسلموں سے تعاون واستعانت کے دلائل:

غیر مسلموں سے ربط و تعلقات اور استعانت کو محض اس وجہ سے نا جائز قرار نہیں دیا جا سکتا کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ اگر غیر مسلم مسلمانوں پر نہ زیادتی کریں، نہ ان کے حقوق پامال کریں اور نہ ہی دعوت دین اسلام میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا کریں تو ان سے تعاون و ربط رکھنا جائز ہے۔ یعنی ان سے تعلقات بالکلیہ منع نہیں بلکہ بعض وجوہ کی بنیاد پر منع ہیں۔

---

7) سورۃ المائدۃ: 5۱

8) سورۃ النساء: ۱۴۴

9) سورۃ المائدۃ: ۵۲

10) سورۃ آل عمران: ۱۱۸

11) تفسیر کبیر، ۱۴۴

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ﴾[12]

ترجمہ: تمہیں اللہ ان لوگوں سے احسان کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں نہیں لڑتے اور نہ انہوں نے تمہیں گھروں سے نکالا ہے تم ان پر احسان کرو ان سے انصاف کرو۔

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾[13]

ترجمہ: (اے نبی ﷺ) کہہ دیں! اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آئو جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔

یعنی اسلام بین المذاہب اتحاد و تعاون کا داعی دین ہے اس آیت کریمہ میں اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو اتفاق و اتحاد کی طرف بلایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ﴾[14]

ترجمہ: جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھائیں تم بھی وعدہ وفا کرو۔

﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ﴾[15]

ترجمہ: اگروہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ اور (اے نبی ﷺ) اللہ پر بھروسہ رکھو۔

تعاون ،دوستی اور تعلقات میں اسلام باقی کفار و مشرکین کے مقابلے میں اہل کتاب کو ترجیح دیتا ہے اور اہل کتاب میں عیسائیوں کو یہودیوں پر ترجیح دیتا ہے۔

اللہ ت

غیر مسلموں سے تعلقات میں فراخدلی:

عالی نے جو نفسیات اور مافی الصدور جاننے والا ہے ارشاد فرما رہا ہے کہ اسلام کے سب سے قریب ترین گروہ نصاری ہے اور یہ باقی تمام مذاہب کے پیرکاروں کے مقابلے میں اسلام دوست نظریات رکھتے ہیں۔

اسلام غیر مسلموں سے معاشرتی اور سماجی تعلقات میں فراخدلانہ میل جول کا حامی ہے اور کسی قسم کے تعصب اور کراہت کو پسند نہیں کرتا۔اہل کتاب کے کھانے کو مسلمانوں کے لیے حلال قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ﴾[16]

ترجمہ: اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حرام ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر علامہ ابو بکر جصاص ؒ یوں فرماتے ہیں۔

«عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَسَنِ وَمُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَقَتَادَةَ وَالسُّدِّيِّ أَنَّهُ ذَبَائِحُهُمْ وَظَاهِرُهُ يَقْتَضِي ذَلِكَ»[17]

---

[12])سورۃ الممتحنہ:۶۰؍۸

[13])سورۃ آل عمران:۳؍64

[14])سورۃ التوبہ:۹؍

[15])سورۃ الانفال:۸؍

[16] (سورۃ المائدہ:۵؍5

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ترجمہ: ابن عباس: بعام سے مراد غیر مسلموں کا ذبیحاہے اور ظاہر کلام سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

علامہ جصاصؒ نے اس آیت کریمہ کی سیرت کا حوالہ دے کر مزید وضاحت کی ہے:

«إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الْمَشْوِيَّةِ الَّتِي أَهْدَتْهَا إِلَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ وَلَمْ يَسْأَلْهَا عَنْ ذَبِيحَتِهَا أَهِيَ مِنْ ذَبِيحَةِ الْمُسْلِمِ أَمِ الْيَهُودِيِّ»[18]۔

ترجمہ: نبی ﷺ نے ایک یہودی کا ہدیہ کیا ہوا بکری کا گوشت جس میں زہر ملا دیا گیا تھا کھالیا اور اس سے یہ نہیں دریافت کیا کہ اس کو مسلمان نے ذبح کیا تھا یا یہودی نے۔

اجرت پر رکھنا:

علامہ ابن تیمیہ نے غیر مسلم کو اجرت پر رکھنے کے حق میں فتویٰ دیتے ہیں ہجرت مدینہ میں ایک غیر مسلم عبداللہ بن ارі قط جو ماہر راستہ شناس تھا اس کو سفر میں راہنمائی کے لیے منتخب کیا:

واذ کان الیہودی او النصرانی خبیراً بالطب جاز له ان یستطبه کما یجوز له ان یودعه المال وان یعامله وقد استاجر رسول اللہ رجلا مشرکاً لما هاجر وکان هادیاً ماهراً بالهدایة[19]۔

ترجمہ: اگر کوئی یہودی یا عیسائی فن طب میں درک رکھتا ہو تو یہ جائز ہے کہ اس سے معالجہ کرایا جائے اور اس سے معاملت کی جائے خود رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک شخص کو اجرت پر حاصل کیا جب ہجرت فرمائی تھی جو بڑا ماہر راہ شناس تھا۔

غیر مسلم والدین کی عزت و تکریم:

اسلام میں والدین کی عزت و تکریم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ کی عبادت کے بعد سب سے بڑی نیکی والدین سے حسن سلوک ہے۔ اسلام والدین کی اطاعت میں مسلم اور غیر مسلم والدین کی عزت و احترام میں فرق نہیں کرتا بلکہ ہر حال میں لازم قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾[20]۔

ترجمہ: اور اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ شرک کر جس کا تجھے علم نہیں ہے تو توان کی بات نہ ماننا اور ان کے ساتھ اچھائی کے ساتھ برتاؤ کرنا۔

غیر مسلم رشتہ داروں سے تعاون:

والدین کے بعد رشتہ داروں کا حق ہے اسلام نے جہاں مسلمان رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا ہے، وہیں غیر مسلم رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔اس ضمن میں حضرت صفیہؓ کا عمل قابل حجت ہے:

« بَاعَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا لَهَا مِنْ مُعَاوِيَةَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَتْ لِذِي قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ: وَقَالَتْ لَهُ: «أَسْلِمْ، فَإِنَّكَ إِنْ أَسْلَمْتَ وَرِثْتَنِي»، فَأَبَى فَأَوْصَتْ لَهُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: بِثَلَاثِينَ أَلْفًا»[21]۔

---

17) احکام القرآن، ۲،

18) احکام القرآن، ص:

19) مختصر الفتاوی المصریہ ،ابن تیمیہ، (م ھ)، مطبوعہ مصر، س۔ن، ص:

20) سورۃ لقمان: ۱۵

21) المصنف، رقم: ،ج:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ترجمہ: ام المومنین حضرت صفیہؓ نے اپنے مکان حضرت معاویہ کو ایک لاکھ میں فروخت کیا، انہوں نے اپنے ایک یہودی عزیز سے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میرے وارث بن جاؤ گے ، اس نے انکار کر دیا ، پھر انہوں نے اس کے لئے وصیت کی، جو بعض لوگوں کے مطابق تیس ہزار کی تھی۔

غیر مسلم پڑوسی سے تعاون:

علامہ قرطبیؒ نے علماء کا فتویٰ نقل کیا ہے:

«قال العلماء الاحادیث فی اکرام الجار جاءت مطلقة غیر مقیدة حتی الکافر»[22]

ترجمہ: علماء نے کہا ہے کہ پڑوسی کے اکرام و احترام میں جو احادیث آئی ہیں وہ مطلق ہیں اس میں کوئی قید نہیں ہے، کافر کی بھی قید نہیں۔

اسلام تفریق بین الرسل کا قائل نہیں ہے۔ بلکہ اتفاق و اتحاد کی دعوت دیتا ہے۔ انبیاء کے متعلق ارشاد ہے۔

﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾[23]

ترجمہ: ہم فرق نہیں کرتے ان سب میں سے ایک میں بھی اور ہم اسی پروردگار کے فرمانبردار ہیں۔

---

22) الجامع، الاحکام القرآن، ۵؍

23) سورۃ البقرہ: ۲؍